بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم : جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۴ محرم ۱۳۸۹ھ - ۱۳ امان ۱۳۴۹ہش - ۱۳ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۵۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے جو تمام ملکوں کا باہمی رشتہ قائم کرنے آئی ہے

اِس کا پیغام کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ روئے زمین کی تمام قوموں کیلئے ہے

"ہم پھر اصل مدعا کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ یہ بات فی الواقعہ صحیح اور درست ہے کہ ابتدائے آفرینش میں بھی ایک الہامی کتاب نوعِ انسان کو ملی تھی مگر وہ وید ہرگز نہیں ہے اور موجودہ وید کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا اس پاک ذات کی توہین ہے۔ اس جگہ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ابتدائے زمانہ میں صرف ایک الہامی کتاب انسانوں کو کیوں دی گئی۔ ہر ایک قوم کے لئے جدا جدا کتابیں کیوں نہ دی گئیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ابتدائے زمانہ میں انسان تھوڑے تھے اور اس تعداد سے بھی کم تر تھے جو ان کو ایک قوم کہا جائے۔ اِس لئے اُن کے لئے صرف ایک کتاب کافی تھی۔ پھر بعد اس کے جب دُنیا میں انسان پھیل گئے اور ہر ایک حصّہ زمین کے باشندوں کا ایک قوم بن گئی اور بباعث دُور و دراز مسافتوں کے ایک قوم دوسری قوم کے حالات سے بالکل بے خبر ہوگئی تو ایسے زمانوں میں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نے تقاضا فرمایا کہ ہر ایک قوم کے لئے جُدا جُدا رسول اور الہامی کتابیں دی جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور پھر جب نوعِ انسان نے دُنیا کی آبادی میں ترقی کی اور ملاقات کرنے کے لئے راہ کُھل گئی اور ایک ملک کے لوگوں کو دوسرے ملک کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے سامان میسّر آگئے اور اِس بات کا علم ہو گیا کہ فلاں فلاں حصّۂ زمین میں نوعِ انسان رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ ان سب کو پھر دوبارہ ایک قوم کی طرح بنا دیا جائے اور بعد تفرقہ کے پھر اُن کو جمع کیا جاوے تب خدا نے تمام مُلکوں کے لئے ایک کتاب بھیجی اور اس کتاب میں حکم فرمایا کہ جس جس زمانہ میں یہ کتاب مختلف ممالک میں پہنچے ان کا فرض ہوگا کہ اُس کو قبول کر لیں اور اُس پر ایمان لاویں اور وہ کتاب قرآن شریف ہے جو تمام مُلکوں کا باہمی رشتہ قائم کرنے کے لئے آئی ہے۔ قرآن سے پہلی سب کتابیں مختص القوم کہلاتی تھیں یعنی صرف ایک قوم کے لئے ہی آئی تھیں۔ چنانچہ شامی، فارسی، ہندی، چینی، مصری، رومی یہ سب قومیں تھیں جن کے لئے جو کتابیں یا رسول آئے وہ صرف اپنی قوم تک محدود تھے دوسری قوم سے اُن کو کچھ تعلق اور واسطہ نہ تھا مگر سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام قوموں کے لئے ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۶۶-۶۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ شب کی اطلاع مظہر ہے کہ ویسے تو طبیعت اچھی ہے لیکن ضعف کی شکایت باقی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ
احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق یکم امان تا سات امان (مارچ) تمام جماعتوں میں ہفتہ قرآنِ مجید منایا گیا۔ امراء کرام و صدر صاحبان اِس ہفتہ کی رپورٹیں ارسال فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

● بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۷۰ء بعد نماز عصر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں مکرم بشیر الدین احمد صاحب معلم اصلاح وارشاد مقیم لاہور کا نکاح محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم نور محمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا میں ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

(شیخ عبد الماجد ابن محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربی مرحوم۔ لاہور)

ربوہ کی مرکزی مسجد مُبارک میں ہفتہ قرآنِ مجید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق جماعتوں میں ہفتہ قرآنِ مجید منایا گیا۔ مرکزی مسجد مبارک ربوہ میں مقررہ عناوین پر مورخہ یکم امان تا چھ امان (مارچ) علی الترتیب خاکسار ابو العطاء، مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح وارشاد، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف شاہد، مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد، مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے، مربیانِ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ یہ تقاریر قرآن کریم سے محبت اور علومِ قرآنی سیکھنے کا جذبہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں مفید اور ایمان افروز تھیں۔ الحمد للہ۔

ابو العطاء
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳۔امان ۱۳۴۹ہش

اِسلام کے ذریعہ فلاح

(۲)

ظاہر ہے کہ جب تک ان تمام شقوں کی تکمیل نہ ہو مسلمان فلاح یعنی وہ مراد حاصل نہیں کر سکتا جو وہ کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً آج ہر طرف یہ شور ہے کہ مسلمان اسلام ہی سے ترقی کر سکتا ہے یہ ٹھیک ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان میں یہ تمام باتیں موجود ہیں جن کا قرآنِ کریم مطالبہ کرتا ہے۔ مثلاً کیا وہ متقی ہے۔ کیا اس کو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان حاصل ہے۔ وغیرہ۔ اِس سے ظاہر ہے کہ جہاں تک مسلمان کی فلاح کا تعلق ہے وہ ان باتوں کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی۔ مثلاً اگر اسلام نے جو معاشرہ کے اصول دیئے ہیں اور جو قانون اس نے پیش کیا ہے ان کو اپنا لیا جائے اور ان سے اس نتیجہ کی خواہش ہو تو لازمی ہے کہ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ہمارا ان باتوں پر پورا پورا ایمان ہو جن کی تفصیل سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات میں دی گئی ہے۔ سب سے پہلی چیز دیکھنے والی یہ ہے کہ کیا فلاحِ اسلامی کے خواہش مند صدق دلی سے خواہش مند ہیں یعنی کیا وہ متقی ہیں۔ کیا وہ فی الواقعہ چاہتے ہیں کہ وہ قرآنی اصولوں سے ہدایت حاصل کریں۔ اگر موجودہ مسلمان اس اوّلین مرحلہ پہ بھی نہیں پہنچے یعنی اگر وہ متقی ہونے کی شرط بھی پوری نہیں کر پائے تو ان کو اسلامی اصولوں سے کیا ہدایت حاصل ہو سکتی ہے اور وہ کس طرح اس فلاح کو حاصل کر سکتے ہیں جو صرف ایسے انسان کو حاصل ہو سکتی ہے جس میں وہ تمام باتیں پائی جاتی ہوں جن کی تفصیل یہاں بیان ہوئی ہے۔

ہم نے بیان کیا ہے کہ مسلمان اسی وقت فلاح حاصل کر سکتے ہیں دوسرے لفظوں میں اسلام کے ذریعہ اس وقت ہی کامیاب ہو سکتے ہیں جب ان میں وہ صلاحیتیں موجود ہوں جن کی تفصیل سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات میں دی گئی ہے۔ ان باتوں میں سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ انسان خلوصِ دل سے قرآنِ کریم کی ہدایات پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یعنی وہ متقی ہو۔ اور دوسری چیز یہ ہے کہ اس کا غیب پر پورا پورا ایمان ہو۔

ایمان بالغیب کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان یونہی کسی خیالی بات پر یا خلاء پر ایمان رکھتا ہو۔ غیب خلاء نہیں ہے بلکہ ایسی موجودات کی طرف توجہ کرتا ہے جن کو ہم اپنے ظاہری حواس سے محسوس نہیں کر سکتے ہیں وہ موجودات فی الواقعہ موجود ہیں مگر وہ ہمارے حواس میں نہیں آتیں۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے حواس کو محسوس نہیں ہوتا۔ ہمارے حواس اس کو چھو نہیں سکتے۔ لیکن اگر وہ چاہے تو ہمارے حواس پر نزول اجلال فرما سکتا ہے تاہم اصولاً وہ انہی لوگوں کے حواس پر نزول فرماتا ہے جو متقی ہیں۔ اگرچہ اس کے جلوے تو کائنات کی ہر بات میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں لیکن وہ انسانی حواس پر اپنی ذات کا نزول اسی وقت کرتا ہے جب وہ چاہتا ہے۔ تاہم جیسا کہ ہم نے کہا ہے اگر کوئی انسان جدّوجہد کرے یعنی وہ پورا پورا متقی بن جائے تو اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق قائم کر سکتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے

اَلَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

یعنی جو لوگ ہمارے حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں ہم ان کی ان راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جو ہمارے تک ان کو پہنچاتے ہیں۔

(باقی)

ساغر میرا صہبا انگی!

۲۶ر دسمبر ۱۹۶۹ء کو جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے جو پُرسوز دعا فرمائی تھی اُس کے ایک حصّے کا ادنیٰ سا عکس اِن اشعار میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اے ہمارے رب! ہمارے رب! محمدؐ کے خدا!
شعلہ روشن کر ہمارے دل میں اپنے عشق کا
ہم پہ اُترے لے کے تازہ تر نشاں رُوح الامیں
بخش پیارے! ہم کو اپنی ذات پر حق الیقیں

پردہ اے محبوبِ پنہاں! اپنے چہرے سے اُٹھا
اپنے شیداؤں کو اپنے حُسن کا جلوہ دکھا
کھول دے آنکھیں ہماری، تا ترا عرفان ہو
تجھ پہ ہر لمحہ ہماری عمر کا قربان ہو

اِس وجودِ خاک میں، اے محسن اے پروردگار
کروٹیں لے تیرے احسانوں کی موجِ نُور بار
آگ تیری چاہ کی سینے کو گرمائے رہے
کھوئے دُنیا بھر کو دِل لیکن تجھے پائے رہے

اے شہنشاہِ دوعالم، اے خدائے لایزال
تیری عظمت تیری شوکت تیرا جبروت و جلال
اِس طرح لے کے ہماری زندگی کو ہات میں
ہم اگر زندہ رہیں تو صرف تیری ذات میں

زندگی کی شاہرہ میں ہو ترے ہاتھوں میں ہاتھ
ہم رُکیں تو تیرے ہمراہ ہم چلیں تو تیرے ساتھ
دَہر کی ہر شئے ہمارے واسطے بے بود ہو
تیرے آگے عالمِ موجود ناموجود ہو

ڈر نہ ہو دل میں ذرا بھی ماسوا کے واسطے
صرف تجھ سے، صرف تجھ سے خوف وابستہ رہے
ہم سراپا اِس طرح کھو جائیں تیرے درد میں
بڑھ کے ہر لذّت سے لذّت پائیں تیرے درد میں

آرزو ہے تیری خلوت میں ہمیں راحت ملے
ہم کو تیرا قُرب حاصل ہو تری چاہت ملے
زندگی محسوس ہو بے آسرا تیرے بغیر
جان و دل ہوں صبر سے ناآشنا تیرے بغیر

تیرے پہلو میں قرار آئے دلِ بیتاب کو
دید کی راحت عطا ہو دیدۂ بےخواب کو

سعید احمد اعجاز

سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکی دور)

تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۲)

عرب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت غلام اور عورت کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ طاقتور قبیلے شب خون مار کر مردوں کو پکڑ لاتے۔ اور ان کو حیوانوں کی طرح منڈیوں میں بیچا جاتا۔ وہ ہر انسانی حق سے محروم کر دیئے جاتے۔ یہی حال عورت کا تھا۔ اس پر ظلم کی حد یہ تھی کہ اسے زندہ درگور کر دیا جاتا۔ ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک صحابی نے خود اپنا واقعہ سنایا کہ کس طرح وہ اپنے زمانہ جاہلیت میں اپنی جوان بیٹی کو جنگل میں لے گیا۔ وہاں موت کا کنواں وہ پہلے ہی کھود آیا تھا۔ بچی کو کنارے پر کھڑا کر کے اس نے دھکا دے دیا اور اوپر سے مٹی ڈالنا شروع کی۔ بچی ہائے ابا! ہائے ابا پکارتی رہی۔ اور اس کی آواز ہمیشہ کے لئے مٹی کے نیچے دب گئی۔ حضور نے جب یہ واقعہ سنا تو آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب امڈ آیا۔ اور فرمایا۔ لو امرت ان اعاقب احداً

بما فعل فی الجاھلیۃ لعاقبتک

(قرطبی تفسیر سورۃ الانعام زیر آیت قد

خسر الذین قتلوا اولادھم سفھاً

بغیر علم)

مسیح پاک کی لختِ جگر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اس کیفیت کو اس طرح بیان فرماتی ہیں ؎

رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خون جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی

اس مظلوم جنس کو زندہ درگور کرنے کی مذمت کی آیات میں نازل ہوئی۔

واذا الموءدۃ سئلت

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جنس کو گڑھے سے نکال کر اکرام و احترام کے تخت پر بٹھایا۔ فرمایا۔

المرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا

(بخاری کتاب النکاح)

عورت اپنے خاوند کے گھر کی مالکہ ہے۔ اس پر بس نہیں خدا کی رضا کے متلاشیوں کو فرمایا۔

فان الجنۃ تحت رجلیھا۔

(نسائی کتاب الجہاد)

اگر جنت چاہتے ہو تو عورت کے قدموں کے نیچے

طلب کرو۔

اس بارہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی سیرت یہ تھی کہ زید بن حارثہ کو آپ نے نہ صرف آزاد کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ اپنی پھوپھی زاد بہن کا عقد کر دیا۔ تاریخ اسلام میں مذکور ہے۔ کہ جب زید کا باپ اور چچا اس کی تلاش میں مکہ پہنچے اور حضور سے زید کو ان کے ساتھ بھجوانے کو کہا۔ حضور نے زید کو اختیار دیا چاہو تو میرے پاس رہو۔ چاہو تو اپنے چچا اور باپ کے ساتھ اپنے گھر کو لوٹ جاؤ۔ زید نے جواب دیا تھا۔ ما انا بالذی اختار علیک

احداً انت منی بمکان الاب

والعم۔

کہ میں آپ کے بالمقابل کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ آپ ہی میرے باپ ہیں اور آپ ہی میرے چچا ہیں۔ چچا نے جب یہ غیر متوقع جواب سنا۔ تو اس نے ترکش سے دوسرا تیر نکالا اور کہا۔

ویحک یا زید اتختار العبودیۃ

علی الحریۃ

ہائے زید تو یہ کیا کر رہا ہے۔ غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتا ہے۔ زید نے کہا۔

انی قد رأیت من ھذا الرجل

شیئاً ما انا بالذی اختار

علیہ احداً

ہاں میں نے آپ کا وہ سلوک دیکھا ہے کہ اس کی موجودگی میں کسی کو آپ پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ اور پھر تاریخ گواہ ہے کہ حضور نے اس کا ہاتھ پکڑا اور خانہ کعبہ میں جا کر کہا آج سے زید میرا بیٹا ہے۔ اسے زید بن محمد کہا کرو۔ اور عرش والے نے اسے انعمت علیہ کی نعمت سے نوازا۔ پھر اس پیار سے زید نے ہی حصہ نہ پایا۔ بلکہ اس کے بیٹے اسامہؓ نے بھی حصہ پایا۔

حدیث میں آیا ہے کہ حضور حضرت اسامہؓ کا ناک صاف کرنے کے لئے بڑھے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں صاف کرتی ہوں۔ تو آپ نے فرمایا۔

عائشہ یہ مجھے محبوب ہے تم بھی اس سے محبت کیا کر۔ (ترمذی)

اور ایک بار جب ایک نازک معاملہ میں لوگوں نے سفارش کرنا چاہی تو ان کی نظر حضرت اسامہؓ پر پڑی کہ اس معاملہ کو بھی حضور کے سامنے عرض کریں۔ (بخاری کتاب المغازی)

وہ غلام زادہ اسلامی فوج کا سپہ سالار بنا۔ ہاں ہاں اس فوج کا سپہ سالار جس میں ابوبکر اور عمر جیسے جلیل القدر صحابہ موجود تھے۔ اور وفات کے وقت اسامہ رضؓ کے سر پر ہاتھ رکھتے اور آسمان کی طرف نگاہ کرتے (مشکوٰۃ کتاب المناجات) اسامہ کہتے ہیں میرے لئے دعا کر رہے تھے۔ یا یوں کہہ لیجئے اس امانت کو خدا کو سونپ رہے تھے۔

ایک اور غلام تھے بلالؓ جن کا مکہ میں کوئی خونی رشتہ نہ تھا۔ جس دن مکہ فتح ہوا بلال ساتھ تھے۔ ہاں ہاں وہی بلال جن کو سردارانِ قریش زدوکوب کیا کرتے تھے۔ جس کے گلے میں رسی باندھ کر گھسیٹا کرتے تھے آج ان سرداروں کو پناہ ملی تو بلال کے جھنڈے تلے۔ حضور نے فرمایا تھا۔ بلال جہاں جگہ پر اپنا جھنڈا نصب کر دو۔ اور اعلان کر دیا تھا کہ جو گھر میں بند ہو کر بیٹھ جائے اسے بھی امن ہوگا۔ جو خانہ کعبہ کے سایہ میں پناہ لے اسے بھی امان دی جائے گی۔ اور جو بلال کے جھنڈے تلے آجائے گا۔ وہ بھی امن میں ہوگا۔ کسی غلام کو کسی آقا نے ایسا اعزاز دیا۔ کہ آج سردارانِ قریش بلال کے جھنڈے تلے امان پاتے ہیں۔ اس مظلوم طبقے کی بہبود کی خاطر زندگی بھر آپ نے کوشش کی۔ حتیٰ کہ جان سپردن یہ ورد کر رہے تھے۔ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم۔ مسلمانو! نماز ضائع نہ ہونے دینا اور غلاموں کی خبرگیری کرنا اور یہ حضور کی تعلیم اور اسوہ کا نتیجہ نہ تھا کہ اسلام کے سربراہ جن کی ہیبت سے قیصر و کسریٰ کے دل دہلتے تھے۔

میری مراد حضرت عمرؓ سے ہے۔ انہیں آتے دیکھ کر وفورِ محبت سے فرماتے جاء سیدنا بلال جاء سیدنا بلال۔ ہمارا آقا بلال آگیا ہمارا آقا بلال آگیا۔ راقم الحروف کو جب سیدنا بلال کے مزار پر دمشق میں حاضری کا موقعہ ملا۔ تو میرا دل میرے قابو میں نہ رہا۔ میری آنکھوں سے اشکوں کی جھڑی لگی تھی۔ اور عالمِ تخیل میں میرا سر میرے آقا کے خادم بلال کے قدموں پر تھا۔ یہ لمحات عمر بھر فراموش نہ ہوسکیں گے۔ کہ آج مجھے اس کے مزار پر حاضری کا موقعہ ملا تھا۔ جس کی اذان پر عرش کا خدا بھی مسکراتا تھا۔

پس توحید کے قیام کے ساتھ ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھیا انسانیت کو امن و سکون کا پیغام دیا۔ آپ نے بنی نوع انسان کے مظلوم طبقے کو ظلم کے چنگل سے چھڑا دیا۔ ان کا صحیح مقام انہیں معاشرہ میں دلوا دیا۔ آپ نے بعثت سے قبل عبداللہ بن جدعان کے گھر ایک معاہدہ میں شمولیت فرمائی تھی۔ کہ مکہ میں کسی مظلوم کا حق غصب نہیں ہونے دیں گے۔ اور ظالم کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں گے۔ یہ معاہدہ تاریخ میں حلف الفضول کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے بعثت کے بعد ایک موقعہ پر فرمایا۔ کہ اگر آج بھی مجھے کوئی اس مقصد کے لئے بلائے تو میں اس پر لبیک کہوں گا۔

لو شھدت فی دار عبد اللہ بن

جدعان حلفاً ما احب ان لی

بہ حمر النعم ولو ادعی بہ فی الاسلام

لاجبت (ابن ہشام جلد ۱ ص ۸۲)

چنانچہ واقعہ یہ ہے کہ اراشہ کے ایک عرب سے ابوجہل نے اونٹ خریدا۔ یہ بیچارا غریب الدیار تھا۔ ابوجہل قیمت ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنے لگا۔ یہ عرب خانہ کعبہ میں قریش کی مجلس میں آیا۔ اور اپنی بپتا سنائی۔ انہوں نے ازراہ مذاق حضور کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ اس شخص کو کہو اور انہوں نے یہ اس لئے کہا تھا۔ کہ انہیں ابوجہل کی حضور سے دشمنی کا اچھی طرح علم تھا۔ سادہ دیہاتی حضور کی طرف گیا۔ ان لوگوں نے ایک آدمی ساتھ کر دیا۔ کہ ہمیں بھی سنانا کیا ہوا۔ اس شخص نے جب حضور سے ذکر کیا۔ تو حضور اس کے ساتھ ہو لئے۔ ابوجہل کے دروازے پر دستک دی۔ وہ باہر نکلا تو فرمایا اس کے اونٹ کی قیمت کیوں ادا نہیں کرتے۔ ابوجہل چپ چاپ اپنے پاؤں اندر گیا۔

فرمانِ خداوندی

توکّل

"اور مومنوں کو اللہ تعالےٰ پر ہی توکل رکھنا چاہیئے" (آل عمران آیۃ ۱۲۳)

"اور جو کوئی اللہ تعالےٰ پر توکل کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے کافی ہے۔" (الطلاق آیت ۴) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

اور اونٹ کی قیمت لاکر دے دی۔ لوگوں نے یہ ماجرا دیکھ تو ابوجہل سے پوچھا تمہیں یہ کیا ہوا ابوجہل نے کہا اللہ کی قسم میں نے جب محمدؐ کی آواز سنی تو میں مرعوب ہوگیا۔ اور جب اس کے سامنے آیا تو دیکھا اس کے ساتھ ایک فیل قامت اونٹ ہے جس کے دانت باہر نکلے ہوئے ہیں۔ اور اگر میں نے انکار کیا تو یہ مجھے کھا جائے گا۔ (ابن ہشام مبلد ۲ ص ۲۶۲)

دعوئ نبوت سے قبل کی زندگی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سیرت نگاروں کو یہ شکوہ ہے کہ حضور کی قبل از بعثت زندگی کے متعلق زیادہ مواد نہیں ملتا۔ تاہم جتنا مواد ملتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا چلن بے داغ تھا۔ آپؐ کے صدق اور امانت داری کا ہر چہار طرف شہرہ تھا، حتیٰ کہ قوم انہیں امین اور صدیق کے نام سے یاد کرتی تھی۔ (ابن ہشام جلد ۱ ص ۱۳۱ و طبقات و کبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۱) آپ کی طرف آپ کے بدترین دشمن کو بھی جھوٹ منسوب کرنے کی جرأت نہ ہوئی (تفسیر قرطبی) ابوسفیان کو بھی ہرقل کے سامنے یہ اقرار کرنا پڑا کہ دعوے نبوت سے پہلے ہم نے اس پر جھوٹ کا اتہام نہیں لگایا تھا۔ (بخاری شریف)

حضرت خدیجہؓ قریش میں اپنی دولت اور وجاہت کی وجہ سے معزز عورت تھیں انہوں نے آپ سے اپنے نکاح کی درخواست آپ کی امانتداری صداقت اور نیک شہرت کی وجہ سے ہی کی تھی۔ (ابن ہشام جلد ۱ ص ۱۲۱) اور آپ نے دشمنوں کو چیلنج دیا تھا کہ وہ آپ کی طرف کوئی عیب منسوب نہیں کر سکتے۔

قرآن مجید کی یہ آیت کی ہے۔

قل لو شاء اللہ ما تلوتہ علیکم
ولا ادراکم بہ فقد لبثت فیکم
عمراً من قبلہ افلا تعقلون

(سورہ یونس آیت ۱۷)

ماموریت کے دعویٰ کے بعد مخالفت تو الٰہی سنت ہے لیکن مامور کا بے داغ چلن نیک شہرت اور مکارم اخلاق۔ اس کی صداقت کی ناقابل تردید دلیل ہے۔ مخالف اپنے تعصب کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں۔ اور یہ مخالفت انجام کار نبی کے مشن کی تکمیل میں ممد بنتی ہے۔

وہ برگزیدہ ہستی جو معراج انسانیت تھی جس کی ذات اور صفات میں انسانیت کی تکمیل ہوئی جس نے مکارم اخلاق کو ارتقاء بخشا۔ ان کو اذیت پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ ان کے مقاصد کو ناکام کرنے کی ہر کوشش کی گئی۔ لیکن آپ کی سیرت میں دنیا کوئی عیب تلاش نہ کر سکی۔ آپ نے دشمنوں سے بھی صادق اور امین کا خطاب پایا۔ دعوئے نبوت سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ جب خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر کی گئی۔ تو حجر اسود کے رکھنے پر باہم جھگڑا ہوگیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی مشیت نے یہ توفیق حضور کو دی۔ آپ حکم بنے۔ جب قریش نے آپ کو فیصلے کے مقام پر کھڑا دیکھا تو بے اختیار یہ کہہ الامین الامین (ابن ہشام جلد ۱ ص ۱۲۷) امین آگیا امین۔ ہم آپ کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ اور عرب نے آپؐ کو امین کا لقب اس لئے دیا تھا کہ آپ

افضل قومہ مروّۃ واحسنہم
خلقاً واکرمہم مخالطۃ و
احسنہم جواراً واعظمہم حلماً
وامانتاً واصدقہم حدیثاً
وابعدہم من الفحش والاذی
وما رئی ملاحیا ولا مماریاً
احداً حتی سماہ قومہ الامین
لما جمع اللہ من الامور الصالحۃ
فیہ فلقد کان الغالب علیہ
بمکۃ الامین

کہ اہل مکہ نے الامین کا لقب آپؐ کو اس لئے دیا۔ کہ آپؐ سب سے بہتر اخلاق کے مالک تھے۔ آپؐ میں مروّت اعلےٰ درجہ کی تھی۔ آپؐ کا سلوک قابلِ تقلید تھا۔ آپؐ راست باز تھے۔ آپؐ فحش اور ایذا دہی میں سب سے دور رہے۔ آپ کسی سے جھگڑا نہ کرتے تھے۔ اور تمام اچھی باتوں کے جامع تھے اور وحی نبوت کے نزول پر سب سے پہلے آپؐ کی رازدار حضرت خدیجہؓ کی گواہی بھی یہی تھی۔

کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابداً انک
لتصل الرحم وتحمل الکلّ
وتکسب المعدوم وتقری الضیف
وتعین علیٰ نوائب الحق (بخاری)

بعثت سے قبل خلوت اور عبادت آپؐ کا محبوب مشغلہ تھا۔ اور خلوت انسان کو غور وفکر کی دعوت دیتی ہے اور اسے نور بصیرت عطا کرتی ہے۔ جبکہ عبادت قلب اور روح کو منور کرتی ہے۔ زندگی کے اس حصہ کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے۔

وحبب الیہ الخلاء فکان یخلو
بغار حراء فیتحنث فیہ وھو
التعبد باللیالی۔

(بخاری کتاب بدء الوحی)

آپؐ کی یہ ریاضت اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا موجب ہوئی۔ اور آپؐ کو وہ بلند منصب عطا ہوا جس پر فائز ہونے والے کسی برگزیدہ کا پھولوں سے استقبال نہیں ہوا۔ اس کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ اور ابنائے دنیا نے ان کو تختہ ظلم و ستم بنایا۔ ورقہ بن نوفل نے خدیجہ کو یہی تو کہا تھا۔ کہ پیغام خداوند جو بھی لیکر آیا اسے تکلیفیں پہنچائی گئیں۔

(بخاری باب بدء الوحی)

قوموں کی تعمیر میں ظلم کی برداشت کا حصہ

تکلیفیں افراد کی تربیت اور قوموں کی تعمیر و ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ مصائب اور شدائد تو دنیاداروں پر بھی آتے ہیں۔ اور وہ اس سے اخلاق کی تعمیر میں فائدہ بھی اٹھاتے ہیں لیکن خدا کا قرب اسے ہی نصیب ہوتا ہے۔ جو خدا کے لئے تکلیف اٹھاتا ہے۔ جو خدا کے لئے آزمائے جاتے ہیں۔ وہ ان پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولتا ہے۔ طاقت رکھتے ہوئے ظلم سہنا بہادری جرأت اور عزم پیدا کرتا ہے۔ مصائب سہنے سے تحمل اور برداشت کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ ظلم رقتِ قلب عطا کرتا ہے۔ جو خداوند تعالےٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ مصائب کی برداشت مومن کو خدا تعالےٰ کا قرب عطا کرتی ہے۔ ہماری جماعت کے لئے اس فلسفہ کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں کہ ہمارے لئے یہ جگ بیتی نہیں بلکہ آپ بیتی ہے۔ ۱۹۳۵ء کے فتنہ کے ایام میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا تھا۔

"پس تمہارے دلوں میں موجودہ مخالفت کو دیکھ کر جو درد پیدا ہوتا ہے اس کا علاج میں نے تمہیں بتایا ہے اسے اختیار کرو اور آدمیوں سے اپنی نظریں ہٹالو۔ اور صرف خدا پر اپنی نظر رکھو۔ گالیاں سنو اور خاموش رہو۔ ماریں کھاؤ اور ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ بلکہ اگر دشمن تمہارے گھروں پر بھی حملہ آور ہو۔ تب بھی خدا تعالےٰ کی طرف نگاہ رکھو۔"

(خطبہ جمعہ ۵ جولائی ۱۹۳۵ء مطبوعہ الفضل ۹ جولائی ۱۹۳۵ء)

ایک دوسرے موقعہ پر جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"دشمن تو یہی دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ تم کو مٹا دے اور خود تم کو غمگین بنا دے۔ لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ جب تمہیں مارا جاتا ہے۔ تو تم اور بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہو تم اور بھی زیادہ بہادر ہو جاتے ہو اور تم اور زیادہ خوش ہو جاتے ہو۔ اور کہتے ہو خدا تعالےٰ نے ہماری ترقی کا سامان پیدا کر دیا ہے تو دشمن کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۶ اکتوبر ۱۹۵۰ء مطبوعہ الفضل مورخہ ۸ مارچ ۱۹۵۲ء)

(باقی)

سترہ آیات حفظ کرنے کے سلسلہ میں اطفال الاحمدیہ کی مساعی

۲۸ فروری تک ۲۱۸۴ اطفال کے آیات زبانی یاد کرلیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اطفال کو سترہ آیات یاد کرانے کے لئے پوری کوشش کی جارہی ہے۔ ۲۸ فروری تک موصول ہونے والی اطلاعات کی روشنی میں اعداد و شمار حسب ذیل ہیں۔

رپورٹ بھجوانے والی مجالس کی تعداد	۱۹۴
ان مجالس کے کل اطفال کی تعداد	۴۷۱۴
تعداد اطفال جو پوری آیات یاد کرچکے ہیں	۲۱۸۴
تعداد اطفال جو ابھی آیات یاد کر رہے ہیں	۱۹۰۴
تعداد مجالس جن کے سو فیصد اطفال نے مکمل آیات یاد کرلی ہیں . . .	۱۷

یاد کرنے والے سب اطفال کو مرکز کی طرف سے سند خوشنودی جاری کی جارہی ہے۔ جو اطفال ابھی تک یہ آیات یاد نہیں کرسکے۔ انہیں فوری طور پر آیات یاد کرنی چاہئیں۔ والدین کی خدمت میں پرزور التماس ہے کہ اپنی خاص نگرانی میں بچوں کو یہ آیات یاد کروائیں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ باقی ماندہ اطفال کو یہ آیات یاد کروانے کا تسلی بخش انتظام کریں۔ اور جو اطفال آیات یاد کرلیں۔ ان کی اطلاع فوری طور پر بھجوادیں۔ تاکہ ان کے نام سندات جاری کی جاسکیں۔

عطاء المجیب راشد مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سائنس اور فلسفیانہ جستجو کے متعلق قرآن مجید کی رہنمائی

مظاہر قدرت کا مطالعہ اور تحقیق کرنیکی ترغیب

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے

(قسط نمبر ۲)

مذکورہ بالا بیانات کے علاوہ قرآن مجید کی ذیل کی آیات بھی مظاہر قدرت و کائنات کے مشاہدہ اور ریسرچ اور تحقیق پر زور دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"قل انظروا ماذا فی السموٰت والارض"۔

کہ اے مسلمانو مظاہر قدرت جو آسمانوں اور زمین میں نظر آتے ہیں انکے بارے میں غور و فکر اور تدبر سے کام لو اور انہیں اپنے تجربہ اور گہرے مشاہدہ میں لاکر ان سے فائدہ اٹھاؤ پھر جو لوگ اس فریضہ سے پہلوتہی کرتے ہیں انہیں ان الفاظ میں مخاطب کیا

"اولم ینظروا فی ملکوت السموٰت والارض"

یعنی کیا وہ لوگ آسمانوں اور زمین کے محتویات اور ان میں موجود جاندار اور غیر جاندار چیزوں کی چھان بین نہیں کرتے یعنی کیوں نہیں کرتے جدید سائنس کو اس امر پر بڑا ناز ہے کہ سائنس دان زمین سے نکلکر اب آسمان کی حدود تک پہنچ چکے ہیں اور اب انہوں نے صرف چاند پہ آنا جانا شروع کر دیا ہے بلکہ دوسرے سیاروں پر بھی کمندیں ڈال رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام قرآن مجید میں پیشگوئی کے رنگ میں اس امر کا ذکر پہلے سے ہی موجود تھا بلکہ خدا کے کلام میں تو اس حقیقت کا اظہار بھی موجود ہے کہ آسمانی اجرام میں بھی آبادی ہے اور خدا کی وہ مخلوق بھی (جیسی بھی وہ ہے) خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کی پابند ہے اور وہ رب العلمین ان سب عالموں کا رب اور رازق و مالک ہے۔ گویا سائنس دانوں نے جس امر کا ابھی صرف امکان ہی ظاہر کیا ہے۔ قرآن کریم نے چودہ سو سال قبل سے اس کے وجود کی نشان دہی فرمائی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الم تر ان اللّٰہ یسبح

لہ من فی السموٰت

والارض

وللّٰہ ملک السموٰت

والارض والی المصیر

(النور رکوع ۶)

کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ وہ ہے کہ جو آسمانوں اور زمین میں رہتے ہیں سب اسکی تسبیح کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

اس آیت میں صاف بتایا گیا ہے کہ بعض آسمانی اجرام میں بھی خدا کی کوئی ایسی قسم کی مخلوق بستی ہے جو خدا کی تسبیح کرتی اور اس کی ہدایتوں کی مکلف ہے جس طرح کہ اس زمین کے لوگ مکلف ہیں۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ومن اٰیاتہ خلق السموٰت

والارض وما بث فیھما من

دابۃ وھو علی جمعھم اذا

یشاء قدیر

(الشوریٰ رکوع ۳)

یعنی اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا بھی ہے اور ان دونوں کے اندر اس نے جو جاندار پھیلاد کھے ہیں وہ ان کے جمع کرنے پر یا زمین کی مخلوق اور ان اجرام کے جانداروں میں رابطہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ یعنی کسی زمانہ میں جب وہ مناسب اور ضروری سمجھے گا تو انہیں آپس میں ملا دیگا۔ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ علوم سائنس کی ترقی کے

نتیجہ میں

زمین اور آسمانوں

کے سیاروں کی مخلوق میں کسی نہ کسی طریق پر باہمی رابطہ قائم ہوجائیگا جس کے آثار اور ابتدائی مراحل طے کرنے کی کوشش میں آجکل کے سائنسدان مصروف ہیں۔

ہر چیز کا جوڑا

جدید سائنس کے ماہروں اور عصر حاضر کے محققین کو اس بات پر بھی ناز ہے کہ انہوں نے اپنے سائنسی تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ دنیا میں ہر چیز کا جوڑا اور مثبت اور منفی طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن قرآن حکیم میں عالم الغیب اور خالق الکل خدا نے چودہ سو سال پہلے سے یہ حقیقت بیان فرما دی ہوئی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

ومن کل شیءٍ خلقنا

زوجین لعلکم

تذکرون۔

(الذاریات رکوع ۳)

کہ ہم نے دنیا کی ہر چیز جوڑا یا نر و مادہ کے طور پر پیدا کی ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو اور پھر فرمایا

من کل الثمرات جعل

فیھا زوجین اثنین

(الرعد رکوع ۱)

یعنی ہم نے ہر چیز حتیٰ کہ پھلوں کو بھی جوڑا یا نر و مادہ سے ان کی پیدائش جاری کر رکھی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کس طرح اپنے پیرووں کو صحیح علوم سائنس اور فلسفہ اور ریسرچ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ برطانیہ کے ایک ڈاکٹر نے سالہا سال کے بعد ۱۹۶۳ء میں یہ اعلان کیا کہ ایٹم بھی آگے پچیس پچیس بلکہ آگے ہزاروں حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد پھر اس کے بھی آگے کئی جوڑے بن جاتے ہیں مگر قرآن حکیم نے اس اصول کو اصولی اور اجمالی رنگ میں پہلے ہی دنیا کو بتا دیا ہوا ہے۔

ہر بات کی حکمت و فائدہ

جہاں تک فلسفیانہ امور کا تعلق ہے قرآن کریم اپنے ہر بیان ہر تعلیم ہر قانون اور ہر حکم کے ساتھ اس کی حکمت اور فلاسفی بھی بیان فرماتا ہے اور ایسے فلسفیانہ طریق اور حکیمانہ اسلوب سے اپنی صداقت کے ثبوت پیش کرتا ہے کہ ایک انصاف پسند انسان کے لئے انہیں قبول کئے بغیر چارہ نہیں وہ اسلوب نہ صرف عام فہم اور سمجھ میں آجانے والا اور یقین کامل تک پہنچانے والا ہوتا ہے بلکہ اس سے انسانی روح کو معارف حقہ صحیحہ کی ایک کامل روشنی اور بصیرت انسانی روح کو ملتی ہے۔

جہاں سائنس کا تعلق عالم مظاہر سے ہے جس کو قرآن کریم کی زبان میں "عالم شہادت" کہا جاسکتا ہے وہاں فلسفہ "عالم شہادت" کی انتہائی حقیقت اور ماہیت کو عقلی اور ذہنی بحث و تمحیص اور دلائل کے ساتھ معلوم کرنے کا نام ہے جو دراصل ایک لحاظ سے غیب کا دائرہ ہے اور جیسے قرآن کریم کی زبان میں "عالم غیب" کہہ سکتے ہیں۔

فلسفی عالم غیب کو تلاش کرتا ہے اور حقائق کے انتہائی علوم اور اس حقیقت الحقائق کی ماہیت سے واقف ہونا چاہتا ہے جو انتہائی اور آخری حقیقت اور اشیاء کا باطن ہے جو باوجود اشیاء میں شدتِ ظہور کے غیب الغیب ہے۔ جس کا علم انسان کے ظاہری حواس و نیا س اور ادراک و فہم سے اوجھل ہے۔ اس غیب کے علم کی طلب انسانی فطرت میں داخل ہے اور اسی کی یہ جستجو اور طلب ہی انسان کو حیوان سے ممتاز کرتی ہے۔ لیکن چونکہ انسانی فطرت میں غیب کے علم کی طلب اور خواہش کی تشفی بھی ضروری تھی اس لئے اس بارہ میں قرآن کریم فرماتا ہے۔

عالم الغیب فلا یظھر

علیٰ غیبہ احدا الا

من ارتضیٰ من رسول

(الجن رکوع ۲)

اس آیت کریمہ میں اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ اگرچہ انسان کو غیب کا علم نہیں اس کے حواس اور عقل اور تمام ذرائع علم اسکے حصول کے براہ راست قابل نہیں لیکن اگر اور جب اللہ تعالیٰ نے چاہے تو کسی ذریعہ سے اپنے غیب کا علم انسان کو دے سکتا ہے اور اس ذریعہ کا نام قرآن کی اصطلاح میں علم طور پر رسول ہوتا ہے پس انسان غیب کے علم کو بذات خود حاصل نہیں کرسکتا اور یہ علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ رسولوں کے ذریعہ عطا فرماتا ہے تو پھر حقائق عالم جن کو فلسفہ کی اصطلاح میں انتہائی حقیقت اور ماہیت کا علم یا انتہائی علوم حقائق کہا جاتا ہے اُن پر مطلع ہونے کی بھی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ انسان اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور رسول کے لائے ہوئے کلام اور نور کی روشنی کے ذریعہ اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں جملہ اشیاء کی حقیقت و ماہیت اور اصلیت معلوم کرے۔

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

دعائیہ فہرست تحریک جدید

سال رواں (۲۶/۳۶)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے :-

مکرم ملک لطف الرحمٰن صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ معہ لواحقین ۰۰ — ۶۸
" محمد نواز صاحب مومن معہ اہل وعیال دارالصدر شرقی ربوہ ۰۰ — ۱۰
" سید عبدالسلام صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " " " ۰۰ — ۳۰
" قادر بخش خان صاحب معہ اہل وعیال و والدین " " " ۰۰ — ۴۶
" مولوی دوست محمد صاحب شاہد ۰۰ — ۲۵
" صوفی محمد رمضان علی صاحب ۰۰ — ۴۰
" چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ۲۵ — ۴۶
" خواجہ عبیداللہ صاحب سابق افسر تعمیر ۰۰ — ۱۵۰
" محمد اصغر صاحب قمر معہ لواحقین ۰۰ — ۲۶
مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ بذریعہ چوہدری عبدالواحد صاحب ۰۰ — ۳۶
مکرم محمد شفیع صاحب محافظ خزانہ ۱۲ — ۱۰
" چوہدری محمد شجاعت علی خاں صاحب معہ لواحقین ۲۵ — ۳۴
" کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر غربی الف ۰۰ — ۱۲۵
" خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار " " ۰۰ — ۱۴۰
" مولوی محمد حسین صاحب فاضل " " ۰۰ — ۱۰۳
" چوہدری بشیر احمد صاحب ساہی " " ۰۰ — ۸۵
" مستری محمد سلیم صاحب " " ۰۰ — ۱۲
" مستری عبدالستار خاں صاحب " " ۵۰ — ۱۲
" ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب دارالصدر غربی ب ۰۰ — ۸۳
" مرزا محمد حسین صاحب چیچی مسیح ۰۰ — ۲۱
مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب " " ۰۰ — ۲۱
مکرم میاں بلال احمد صاحب " " ۹۰ — ۱۰
مکرمہ نسیمہ عبدالرحمان صاحب دہلوی " " ۰۰ — ۱۹
مکرم شیخ عبدالخالق صاحب معہ لواحقین " " ۰۰ — ۱۰۶
" قریشی محمد سلیمان صاحب دارالصدر جنوبی ۰۰ — ۱۳
" حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی معہ اہلیہ صاحبہ ۰۰ — ۲۷۰
" سید عبدالرزاق شاہ صاحب دارالصدر جنوبی ۰۰ — ۳۶
" سردار عبدالحق صاحب شاکر از بزرگان " ۰۷ — ۲۳
" حکیم عبدالواحد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۰۲ — ۱۶
" شیخ محمود احمد صاحب سعید " ۵۰ — ۱۳
" چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ایم۔ اے " ۰۰ — ۴۶
مکرمہ اہلیہ صاحبہ حکیم محمد عمر صاحب " ۰۰ — ۲۱
مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ " ۵۰ — ۱۰
مکرمہ والدہ صاحبہ میر نور احمد صاحب " ۲۵ — ۳۰
" امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ قریشی فضل حق صاحب " ۰۰ — ۱۳
" نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب " ۲۵ — ۱۳
مکرم مولوی عطا محمد صاحب سابق کارکن بہشتی مقبرہ معہ اہلیہ صاحبہ ۰۰ — ۷۰
" ملک حبیب الرحمٰن صاحب ۰۰ — ۱۵
" مرزا برکت علی صاحب دارالرحمت شرقی ۰۰ — ۱۲۳
" حکیم عبیداللہ صاحب رانجھا معہ اہلیہ صاحبہ ۲۵ — ۵۲
" چوہدری عبدالمومن صاحب ۲۵ — ۳۳
" عبدالشکور صاحب جاوید ۰۰ — ۲۰
" رئیس علی انور ایڈوکیٹ صاحب ایگزیکٹو انجینئر ۰۰ — ۲۰۰

اعلان دارالقضا

مکرم سردار بشیر احمد صاحب ایکسین ۳۳ آریہ نگر پونچھ روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مسماۃ عائشہ بیگم صاحبہ بتاریخ ۱۱/۱۲ وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی امانت ذاتی کھاتہ ۵۲-۷۹/۳۲ میں مبلغ ۷۵/۱۰۰ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں ۱۔ لطیف احمد (۲) انیس احمد پسران (۳) امۃ الحی (۴) امۃ الباسط (۵) امۃ النصیر (۶) امۃ الحمید دختران مرحومہ لہذا استدعا ہے کہ یہ رقم مرحومہ کے ورثاء میں مطابق شریعت تقسیم کر دی جائے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پیشگوئی لیکھرام کے متعلق جلسہ

۳/۶ کو بعد نماز عشاء پیشگوئی لیکھرام کے بارہ میں جلسہ زیر صدارت مکرم حاجی فضل احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگڑ حاکم والا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ شاد محمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عنایت اللہ خاں صاحب خلیل معلم وقف جدید نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ پھر اس کے بعد خاکسار دائے قاسم علی خادم نے الفضل سے اس پیشگوئی کے بارہ میں ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ جو دلچسپی سے سنا گیا۔

بعدہٗ۔ مکرم مولوی عنایت اللہ خاں صاحب خلیل معلم وقف جدید نے اس پیشگوئی کے بارہ میں تقریر کی اور بتایا کہ یہ پیشگوئی کن حالات میں کی گئی اور کیوں کی گئی اور اس کے مقابلہ میں دشمن اسلام پنڈت لیکھرام نے کیا رویہ اختیار کیا۔ اور آخر اس پیشگوئی کا انجام کیا ہوا۔ اور اس کا کیا اثر ہوا۔ بعدہٗ دعا پر جلسہ رات کے ۱۰ بجے برخواست ہوا۔ ہماری جماعت نئی جماعت ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحیح رنگ میں اپنی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قاسم علی خادم سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کی غرش سے پھسل جانے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل صحت عطا فرمائے اور میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھتے ہوئے خدمت دین کی زیادہ سے توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار حکیم محمود احمد معلم وقف جدید جماعت احمدیہ
رحمان آباد ڈاکخانہ باندھی ضلع نواب شاہ

مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال ۰۰ — ۲۴
" مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب ۰۰ — ۲۰۰
" آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۰۰ — ۱۵
مکرم ملک محمد شفیع صاحب معہ لواحقین دارالرحمت وسطی ۰۰ — ۱۷۹
" چوہدری شیخ محمد صاحب نیروبی " " ۰۰ — ۲۷۰
" چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال " " ۰۰ — ۷۰
" شیخ محبوب عالم خالد صاحب " " ۵۰ — ۱۷۶
مکرمہ بیگم جی صاحبہ بیوہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری " ۲۵ — ۲۳
" والدہ صاحبہ شیخ ولی اللہ صاحب از دوکانات اوکاڑہ " ۰۰ — ۱۰
مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر معہ لواحقین " ۰۰ — ۲۲۶
سردار محمد احمد صاحب معہ اہل وعیال ۷۵ — ۱۷
" ماسٹر عطا محمد صاحب پروفیسر جامعہ " ۰۰ — ۲۰
" مولوی محمد الدین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ " ۰۰ — ۲۲۰
مکرمہ جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ لطیف احمد صاحب امروہی ۰۰ — ۱۰
" امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ قریشی ناصر احمد صاحب ۰۰ — ۱۲ باقی

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ایران اور پاکستان کے درمیان دوستی کے رشتے

کراچی ۱۱ ، مارچ ۔ شہنشاہ ایران نے پاکستان کا پانچ دن کا سرکاری دورہ ختم کرنے کے بعد وطن روانگی سے قبل اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ایران اور پاکستان کے درمیان دوستی کے رشتے جتنے مضبوط آج ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھے ۔ انہوں نے کہا ہمیں ان رشتوں کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے مختلف شعبوں میں مزید تعاون کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

شہنشاہ ایران نے کہا کہ وہ ہمیشہ پاکستان کی ترقی ، خوش حالی اور استحکام کی دعا کرتے ہیں کیونکہ مضبوط اور مستحکم پاکستان ہی عالمِ اسلام کے اتحاد اور مضبوطی کا باعث ہوگا ۔ انہوں نے کہا کہ کل رات میرے اعزاز میں صدر یحیٰی خاں کی طرف سے دیئے جانے والے عشائیہ میں میں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا اور میں اس وقت پھر یہی دہراتا ہوں کہ ایران اور پاکستان کے تعلقات پہلے سے کہیں زیادہ دوستانہ اور برادرانہ ہیں اور ہمیں ان تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے اپنی کوششیں اور تیز کر دینی چاہئیں ۔

شہنشاہِ ایران کل صبح جب پاکستان کا پانچ روزہ سرکاری دورہ ختم کرکے وطن روانہ ہونے لگے تو ہوائی اڈے پر انہیں تینوں افواج کے دستوں نے گارڈ آف آنر پیش کیا اور اکیس توپوں کی سلامی دی اور اکیس توپوں کی سلامی دی ۔ صدر یحیٰی نے انہیں خدا حافظ کہا ۔

پاکستان ۔ ایران تیل کارپوریشن

اسلام آباد ۱۱ ، مارچ ۔ پاکستان اور ایران اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ دونوں ملکوں کی مشترکہ تیل کارپوریشن کے قیام کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں گے ۔ شہنشاہِ ایران کے دورۂ پاکستان کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آج دونوں ملکوں کے درمیان پہلے سے بھی زیادہ قریبی تعلقات قائم ہیں ۔ شہنشاہِ ایران نے ریاست جموں و کشمیر کے عوام کے حق خود ارادی کی حمایت کا اعادہ کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ تنازعہ کشمیر اقوامِ متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق طے ہو جائے گا ۔

مشترکہ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ صدر جنرل محمد یحیٰی خاں کی دعوت پر شہنشاہِ ایران نے پانچ مارچ سے دس مارچ تک پاکستان کا دورہ کیا وہ جہاں کہیں گئے ان کا پُرجوش اور زبردست استقبال کیا گیا جو اس بات کا آئینہ دار تھا کہ پاکستان کے عوام شہنشاہ اور اپنے ایرانی بھائیوں کی کس قدر عزت کرتے ہیں اور ان سے کتنی محبت کرتے ہیں

دونوں سربراہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ ایران اور پاکستان کے تیل سے متعلق وفود کے درمیان بنیادی معاملوں اور اصولوں پر مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے اور وہ دونوں ملکوں کے درمیان تیل کی صنعت کے لئے قریبی تعلقات قائم کرنے پر متفق ہو گئے ہیں ۔ دونوں ملکوں نے ایک یادداشت تیار کرکے ایک دوسرے کو دے دی ہے جس میں فریقین کے ارادوں اور ایران پاکستان تیل کارپوریشن کی نوعیت کا خاکہ بیان کیا گیا ہے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ ایران پاکستان آئل کارپوریشن بنانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں گے جو مشترکہ نوعیت کی ہوگی اور دو ماہ کے اندر مذکورہ بالا بنیادی سمجھوتے کو تفصیل سے تیار کرے گی اعلامیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ اس سلسلے میں جلد سے جلد ضروری قانون بنا دیا جائے گا ۔

صدر نے شہنشاہ کو ہندوستان سے پاکستان کے تعلقات کی موجودہ صورتِ حال سے آگاہ کیا اور بتایا کہ ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل سے متعلق تنازعے کے بارے میں بدستور تعطل ہے اور دریائے گنگا کے پانی کی تقسیم کے تنازعے پر بات چیت آگے نہیں بڑھ سکی ۔ شہنشاہ نے ان تنازعات کو منصفانہ اور مساویانہ بنیاد پر طے کرنے کے سلسلے میں پاکستان کی کوششوں کو سراہا ۔ انہوں نے جموں و کشمیر کے عوام کے حق خود ارادی کے سلسلے میں ایران کی حمایت کا اعادہ کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ تنازعہ اقوامِ متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق طے ہو جائے گا ۔ شہنشاہ نے یہ توقع بھی ظاہر کی کہ گنگا کے پانی کی تقسیم کا تنازعہ بھی جلد طے ہو جائے گا ۔

شہنشاہ نے صدر کو خلیج فارس کی صورتِ حال سے آگاہ کیا ۔ صدر نے اس بات سے اتفاق کیا کہ خلیج فارس میں امن ترقی اور استحکام کی ضمانت دینے کے لئے ضروری ہے کہ خلیجِ فارس کی ریاستوں کے درمیان باہمی تعاون اور مفاہمت ہو ۔ کوئی بیرونی مداخلت نہ کی جائے اور ایران کے جائز مفادات کا خیال رکھا جائے ۔

دونوں سربراہانِ مملکت نے اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ اسرائیل کی طرف سے جارحانہ کارروائیوں میں حالیہ اضافے کے نتیجے میں مشرق وسطیٰ کی صورتِ حال تیزی سے خراب ہو رہی ہے انہوں نے اس صورتِ حال پر تشویش کا اظہار کیا جس سے پورے علاقے کے امن کو شدید خطرہ ہے طاقت کے بل پر علاقے پر قبضہ کرنے کی مخالفت کا اعادہ کرتے ہوئے انہوں نے اس یقین کا اعادہ کیا کہ مشرق وسطیٰ کے بحران کے پرامن تصفیہ کے لئے بیت المقدس سمیت تمام مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی ضروری ہے ۔ انہوں نے اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی ۲۲ ، نومبر ۱۹۶۷ء کی قرارداد کو جلد عملی جامہ پہنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا ۔

قائد اعظم کے مقبرہ کے لئے ایرانی ٹائل استعمال کئے جائیں گے

کراچی ۱۱ ، مارچ ۔ شہنشاہِ ایران نے قائد اعظم کے مقبرے کی اندرونی زیبائش کے لئے ایرانی ٹائلوں کی پیشکش کی ہے جسے صدر یحیٰی خاں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے مقبرے کی تعمیر کے انچارج چیف انجنیئر کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایران جا کر ٹائلیں پسند کر لیں اور اس سال کے آخر تک مقبرے کی تعمیر کا کام مکمل کر لیں ۔

شہنشاہِ ایران کل صبح قائدِ اعظم کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کے لئے گئے اور پھولوں کی چادر چڑھائی انہوں نے پورے مقبرے کا معائنہ کیا اور اس کی تعمیر میں گہری دلچسپی ظاہر کی ۔ شہنشاہ کو بتایا گیا کہ اس سال پچیس دسمبر کو قائدِ اعظم کے یومِ ولادت تک تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا ۔

شہنشاہِ ایران تہران واپس پہنچ گئے

تہران ۱۱ ، مارچ ۔ شہنشاہِ ایران پاکستان کا دورہ مکمل کرنے کے بعد کل تہران واپس پہنچ گئے ۔

مسلح افواج کی مشترکہ پریڈ

کراچی ۱۱ ، مارچ ۔ مسلح افواج کی مشترکہ پریڈ یوم پاکستان کے موقع پر ۲۳ ، مارچ کو پولو گراؤنڈ کراچی میں ہوگی ۔

لبنان اسرائیل کے آگے ہتھیار نہیں ڈالیگا

بیروت ۱۱ ، مارچ ۔ لبنان کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ اسرائیل سے صلح کی بات چیت کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ لبنانی وزیرِ داخلہ نے کہا کہ ہم فلسطین کے مسئلے پر دوسرے عرب ملکوں کے ساتھ ہیں ۔ اسرائیل لبنان کو دھمکیاں دے رہا ہے کہ اگر اس نے عرب چھاپہ ماروں پر پابندی نہ لگائی تو اس کا خمیازہ بھگتے گا ۔ اور اس کے لئے بہتر یہی ہے اسرائیل سے صلح کر لے ۔ لبنانی وزیرِ داخلہ نے کہا کہ نتائج خواہ کچھ بھی ہوں لبنان اپنے عرب بھائیوں کا ساتھ دے گا ۔

مسلسل بھرتی

بفضلہٖ تعالیٰ روزافزوں پھیلتی ہوئی مارکیٹ اور ہماری مجرّب ادویات کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر ہمیں اپنے ادارہ کے لئے مزید نئے کارکنوں اور افسروں کی مسلسل ضرورت رہتی ہے ۔ اچھی شخصیت کے مالک محنتی اور ذہین نوجوانوں کے لئے کاروبار سیکھنے کے ساتھ ساتھ اچھے معاوضے تیز رفتار ترقی اور روشن مستقبل کے بہترین مواقع ہیں ۔ تعلیم کم از کم میٹرک ہو ۔ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق اور سرٹیفکیٹوں کے ہمراہ **ربوہ** کے پتہ پر بھیجیں ۔

خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی ۔ (ایچ اے ۔ بی اے ۔ ایل ایل بی)

انچارج

○ کیورئیٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ○ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

بواسیر (خونی یا بادی) یک روزہ علاج

دو خوراکوں سے بفضلہٖ شفا ۔ دوا کیا ہے مزیدار غذا دس روپے علاوہ محصولڈاک بصورت پیشگی رعایت محصولڈاک

شرکتِ فارانی بھیرہ (ضلع سرگودھا)

ہمدردِ نسواں (جوبِ اٹھرا) مرضِ اٹھرا کا بےنظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں ۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے

اگر اس وقت جماعت کا کوئی فرد اپنے ذاتی اخراجات میں تخفیف نہیں کرتا تو وہ اسراف سے کام لیتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان کی آیت وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ہ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :۔

"اس زمانہ میں زیادہ تر شادی بیاہ کے موقع پر لوگ اپنی ناک رکھنے کے لئے زیورات وغیرہ پر طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ جو انجام کار اُن کے لئے کسی خوشی کا موجب نہیں ہوتا کیونکہ انہیں دوسروں سے قرض لینا پڑتا ہے جس کی ادائیگی انہیں مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اگر کسی کے پاس وافر روپیہ موجود ہو تو اس کے لئے شادی بیاہ پر مناسب حد تک خرچ کرنا منع نہیں لیکن جس کے پاس نقد روپیہ موجود نہیں وہ اگر ناک رکھنے کے لئے قرض لیکر روپیہ خرچ کرے گا تو اس کا یہ فعل اسراف میں شامل ہوگا۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اسراف کی شکلیں ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں مثلاً اگر ایک شخص کی آمد دو چار ہزار روپیہ ماہوار ہے اور وہ پندرہ بیس روپے گز کا کپڑا پہنتا ہے یا پانچ سات سوٹ تیار کرا لیتا ہے تو اس کے مالی حالات کے مطابق اسے ہم اسراف نہیں کہیں گے۔ لیکن اگر خدانخواستہ اس کے بیوی بچے بیمار ہو جائیں اور وہ ایسے ڈاکٹروں سے علاج کروائے جو قیمتی ادویات استعمال کروائیں اور ہزار میں سے پانچ سات سَو روپیہ اس کا دواؤں پر ہی خرچ ہو جائے اور اس کے باوجود وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے کے اخراجات میں کوئی کمی نہ کرے تو پھر اس کا یہی فعل اسراف بن جائے گا۔ حالانکہ عام حالات میں یہ اسراف میں شامل نہیں تھا۔ اسی طرح جب بھی کسی خرچ کے مقابلہ میں دوسری ضروریات بڑھ جائیں تو اس وقت پہلے خرچ کو اسی شکل میں قائم رکھنا جس شکل میں پہلے تھا اسراف میں شامل ہو جائے گا۔ مثلاً اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ مختلف ممالک اور اکناف سے آوازیں آ رہی ہیں کہ ہماری طرف ایسے لوگ بھیجے جائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم سکھائیں۔ ایسا لٹریچر بھیجا جائے جو ہمارے شبہات کا ازالہ کرے۔ اگر اس وقت ہماری جماعت کا کوئی فرد اپنے کھانے اور پینے اور پہننے کے اخراجات میں تخفیف نہیں کرتا اور زیادہ سے زیادہ روپیہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہیں دیتا تو گو عام حالات میں اس کا اچھا کھانا پینا اور پہننا اسراف میں شامل نہ ہو مگر موجودہ زمانہ میں اس کا اپنے کھانے پینے اور پہننے پر زیادہ خرچ کرنا یقیناً اسراف میں شامل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں نے جماعت میں تحریک جدید جاری کی اور اسے ہدایت کی کہ وہ ایک کھانا کھائے جن لوگوں کے پاس کپڑوں کے چند جوڑے موجود ہوں وہ ان کے خراب ہونے تک محض شوق پورا کرنے کے لئے نئے جوڑے نہ بنوایا کریں جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنوایا کرتے ہوں وہ نصف یا تین چوتھائی یا ⅔ پر آ جائیں۔ عورتیں اپنے اوپر یہ پابندی عائد کریں کہ وہ محض پسند پر کپڑا نہیں خریدیں گی بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی۔ اور گوٹہ کناری اور جھالر وغیرہ نہیں خریدیں گی نہ نئے نئے زیورات پر اپنا روپیہ برباد کریں گی۔ اسی طرح مَیں نے ڈاکٹروں سے کہا ہے کہ وہ اپنا سارا زور لگائیں کہ دواؤں کا کام پیسوں میں ہو۔ اور جب تک وہ یہ نہ سمجھیں کہ بغیر قیمتی دوا کے استعمال کے مریض کی جان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے اس وقت تک قیمتی ادویات پر روپیہ خرچ نہ کروائیں۔ وہ اپنے دماغ پر زور دے کر ایسے نسخے لکھیں جو سستے داموں تیار ہو سکیں اور پیٹنٹ ادویہ استعمال کرا کے نئی نئی دواؤں کے تجربہ پر اپنے ملک کا روپیہ ضائع نہ کریں لیکن افسوس ہے کہ ڈاکٹروں نے میری یہ بات نہیں مانی اور مجھے اپنی ساری خلافت کی زندگی میں تلخ ترین تجربہ احمدی ڈاکٹروں کا ہوا ہے۔"

{ تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم
تفسیر سورہ الفرقان ص ۱۵۹ }

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

تمام بہنوں کو مبارک ہو کہ ۸ مارچ بروز اتوار بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ کی بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھ دی ہے تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے اور انشاء اللہ عمارت بہت جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ یہ چندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلسِ شوریٰ ۶۷ء میں لجنہ کے ذمہ لگایا تھا لیکن ابھی تک ہم نے صرف ساڑھے انیس ہزار روپے جمع کئے ہیں۔ چونکہ اب عمارت بننی شروع ہو چکی ہے اس لئے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ جو بہنیں تین سو یا تین سَو روپے سے زائد دیں گی ان کے نام عمارت پر بغرض یادگار اور دعا لکھوائے جائیں گے۔ اِس وقت تک صرف سولہ بہنوں نے تین سَو یا اس سے زائد رقم ادا کی ہے۔ تمام صاحبِ استطاعت احمدی خواتین سے استدعا ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اس چندہ میں حصہ لیں تا قلیل عرصہ میں ہی بقیہ رقم پوری ہو جائے۔ یہ رقم اگر کوشش کی جائے تو ہماری قربانی دینے والی بہنوں کی چند دن کی کوششوں سے ہی ہو سکتی ہے۔ اِس وقت تک اس چندہ کی طرف کماحقہ توجہ نہیں دی گئی۔ میرے گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ موصول ہوا ہے :۔

(۱) لجنہ راولپنڈی	۶ روپے	(۲) لجنہ خان پور	۱۰ روپے
(۳) لجنہ کھاریاں	۳۰ "	(۴) دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰ "
(۵) لجنہ لاہور	۱۱ "	(۶) لجنہ کراچی	۴۳ "

(۷) حنیفہ بیگم اہلیہ قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ ۱۰۰ روپے ان کا تین سَو کا وعدہ پورا ہوگیا۔

(۸) عبدالحق صاحب ورک اسلام آباد ۳ روپے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

محترم محمد صادق صاحب فاروقی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ــــ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے والد محترم محمد صادق صاحب فاروقی ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس آف بھڈے کلاں ۷ اور ۸ مارچ ۱۹۷۰ء کی درمیانی رات بعمر قریباً ۷۵ سال ربوہ میں وفات پاگئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸ مارچ بروز اتوار عصر کے بعد نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت نیک مخلص سلسلہ کے فدائی اور نہایت خاموش طبع بزرگ تھے۔ ہر ایک سے بہت خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی آپ کا خاص وصف تھا۔ آپ نے دو فرزند محمد ہادی صاحب فاروقی اور محمد اسلم صاحب فاروقی اور ایک دختر اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو خاص مقامِ قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ٭

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴